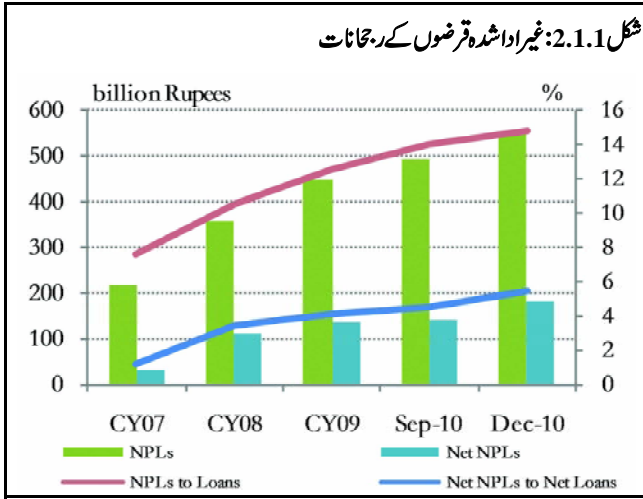


## دوسرا باب: خطرات کا تجزیہ

بینکاری نظام کا خاکہ خطر ملی جلی تصویر پیش کرتا ہے۔ سہ ماہی کے دوران بینکوں کی سیالیت میں مزید استحکام نہ انہیں سیالیت کے دھچکوں کے مقابلے میں زیادہ مضبوط بنا دیا ہے۔ تاہم سست رفتاری کے باوجود غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور اضافی غیر ادا شدہ قرضوں کا بڑا حصہ چند بینکوں میں مرتکز ہے۔ بڑھتے ہوئے انفیکشن نے نجی شعبے کے قرضوں کے لیے بینکوں کی دلچسپی کو متاثر کیا اور وہ حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کو ترجیح دے رہے ہیں۔ سہ ماہی کے دوران خطِ یافت کی تبدیلی و عمودیت اور ایکویٹی منڈی میں تیزی کے باوجود خطرہ بازار کی سطح پست رہی۔

### 2.1 خطرہ قرض



کمی کے باوجود غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا۔۔۔

پاکستان میں بینکوں کو لاحق خطرات میں خطرہ قرض کو اولین حیثیت حاصل ہے اور خطرہ بہ وزن اثاثوں میں اس کا حصہ 80 فیصد بنتا ہے۔ 07ء سے غیر ادا شدہ قرضوں میں مسلسل اضافے کے باعث خطرہ قرض بینکوں کے لیے ایک اہم چیلنج بن گیا ہے۔ ابتدائی سہ ماہیوں میں سست روی کے بعد 10ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا۔ 09ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے یہ اس میں ہونے والی بلند ترین نمو ہے۔ اس سہ ماہی میں 53.7 ارب روپے کے اضافی غیر ادا شدہ قرضوں کے باعث انفیکشن تناسب (غیر ادا شدہ قرضے اور قرضہ) 14 فیصد سے بڑھ کر 14.7 فیصد ہو گیا (شکل 2.1.1)۔

جدول 2.1.1: غیر ادا شدہ قرضوں کے رجحانات

ارب روپے

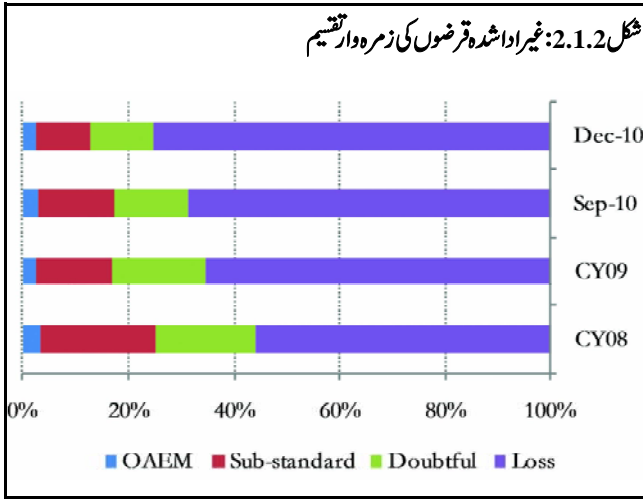
دسمبر 10ء	ستمبر 10ء	2009ء	2008ء	2007ء	
164	123	118	103	44	سرکاری شعبے کے کمرشل بینک
344	331	293	224	140	مقامی نجی بینک
7	8	6	3	1	غیر ملکی بینک
515	462	418	330	185	کمرشل بینک
32	32	28	29	33	تخصیصی بینک
548	494	446	359	218	مجموعہ

سہ ماہی (چوتھی سہ ماہی 10ء) کے دوران نئے غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باوجود سال بسال رجحانات معمولی سست روی کو ظاہر کرتے ہیں۔ خصوصاً دسمبر 10ء کے دوران بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں (22.8 فیصد) کے بڑھنے کی رفتار سست رہی جبکہ ان میں 09ء میں 24.2 فیصد اور 08ء کے دوران 64.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔<sup>10</sup>

### اگرچہ اضافی غیر ادا شدہ قرضوں کا ارتکاز زیادہ ہے۔۔۔

چوتھی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں خاصے اضافے سے قطع نظر اضافی غیر ادا شدہ قرضوں کا ایک بڑا حصہ (77.6 فیصد) چند بینکوں میں مرتکز رہا (جدول 2.1.1)۔ مقامی نجی بینکوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا کیونکہ سہ ماہی کے دوران کچھ بینک اپنے غیر ادا شدہ قرضے کم کرنے میں کامیاب رہے جبکہ دیگر کے این پی ایلز میں توسیع ہوئی۔ اگرچہ غیر ملکی بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضوں میں کمی دیکھی گئی لیکن اس کا ایک اہم سبب ای جی آئی بی ایل اور البر کد اسلامک بینک کا انضمام ہے۔

<sup>10</sup> سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے ابتدائی تخمینے غیر ادا شدہ قرضوں میں سہ ماہی بہ سہ ماہی کی کو ظاہر کرتے ہیں اور یہ سال 10ء کی چوتھی سہ ماہی میں 10.9 فیصد تھی اور کی کے بعد سال 11ء کی پہلی سہ ماہی میں 4.7 فیصد ہو گیا۔



**جدول 2.1.2: اثاثوں کے معیار کے اظہار پرے**

دسمبر 10ء	انفیکشن تناسب	انفیکشن کا خالص تناسب	تموین کا محیط	خالص غیر ادا شدہ قرضے اور سرمائے کا تناسب
پانچ بڑے بینک	12.4	3.2	76.7	14.3
10 تا 6 درجے والے بینک	10.5	2.8	74.9	16.9
11 تا 20 درجے والے بینک	24.7	14.3	49.3	86.2
اوسط	12.8	6.6	51.5	30.4
21 تا 29 درجے والے بینک	17.4	9.4	50.7	24.3
29 بڑے بینک	14.4	5.3	66.6	25.8
غیر ملکی بینک	9.8	1.4	86.5	2.7
تحصیلی بینک	28.4	12.5	64.2	335.5
تمام 40 بینک	14.7	5.4	66.7	26.1

### ... اور "نقصان" کے زمرے میں تیز رفتار اضافے

سے بھی یہی ہوا

زمروں کی درجہ بندی کے لحاظ سے 2010ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضے پہلے تین یعنی او ای اے ایم، غیر معیاری اور مشکوک زمروں میں 12 فیصد سکڑ گئے (شکل 2.1.2)۔ تاہم غیر ادا شدہ قرضوں کے زمرے "نقصان" میں 72.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا جو سہ ماہی بہ سہ ماہی 21.3 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کی وجہ ابتدائی زمروں کی ڈاؤن گریڈنگ کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ نئے غیر ادا شدہ قرضے کسی زمرے میں درج ہونے کے بجائے براہ راست "نقصان" زمرے میں چلے گئے۔ جہاں تک اضافی غیر ادا شدہ قرضوں کا تعلق ہے تو نقصان میں جانے والے غیر ادا شدہ قرضوں کی بھاری مقدار یعنی 81.6 فیصد چند ایک بینکوں کی طرف سے بگ کی گئی۔

### خطرہ قرض کا بیشتر بوجھ چھوٹے بینک

برداشت کرتے ہیں

بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضے عام طور پر بینکوں کے منافع اور ان کی ادا نگہی قرض کی صلاحیت میں حائل ہوتے ہیں تاہم بڑے بینک اس معاملے میں زیادہ لچک دار ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا سرمایہ مستحکم ہوتا ہے، وہ وسیع تر رسائی رکھتے ہیں اور ان کی قرض گاری اور امانتیں متنوع ہوتی ہیں۔ پانچ بڑے بینکوں کی قرض گاری معقول طور پر بڑھنے کے باوجود ان کے غیر ادا شدہ قرضے اور انفیکشن تناسب نسبتاً کم رہے جس سے ان کی، کم خطرے کے حامل

قرض گروں کو راغب کرنے کی صلاحیت کا پتہ چلتا ہے۔ سرکاری شعبے کو 73 فیصد قرضے انہی پانچ بڑے بینکوں نے دیے ہیں۔

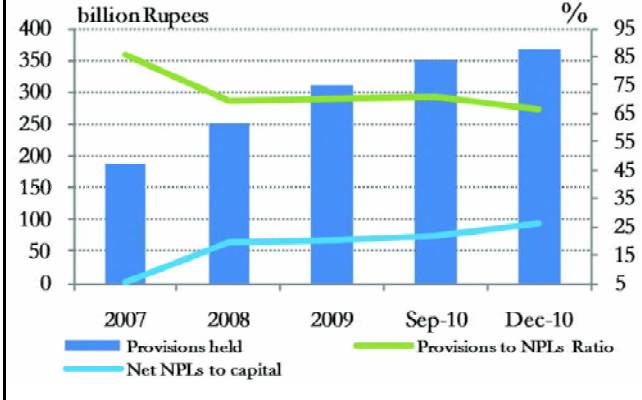
اس کے برعکس چھوٹے بینکوں کی رسائی کا دائرہ محدود ہوتا ہے اور ان کے اثاثوں میں تنوع بھی کم ہوتا ہے چنانچہ انہیں بڑھے ہوئے خطرہ قرض کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ خاص طور پر وہ تمام بینک جو بینکوں کے مجموعی اثاثوں میں اپنے تناسب کے لحاظ سے 11 سے 20 درجے میں آتے ہیں، خاصے زدی پر معلوم ہوتے ہیں جس کا اندازہ ان کے غیر معمولی طور پر بلند انفیکشن تناسب، اور نمایاں طور پر کم تموینی احاطے سے ہوتا ہے (جدول 2.1.2)۔ مثال کے طور پر پانچ بڑے بینکوں کا انفیکشن تناسب اوسطاً 12.4 فیصد ہے جو 11 سے 20 تک کے مذکورہ بینکوں میں 24.7 فیصد ہے۔

### تموین بڑھنے کے باوجود احاطے کا تناسب گر گیا

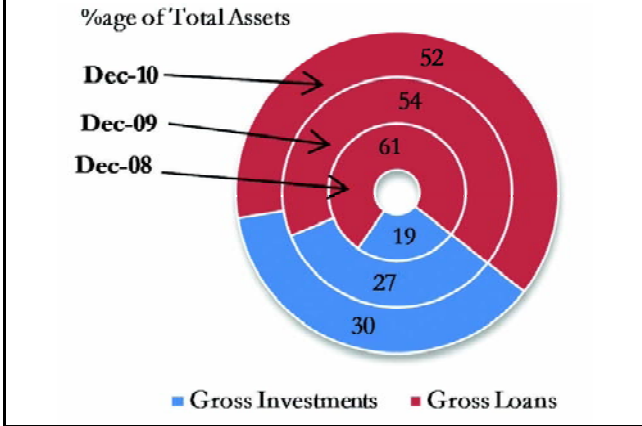
سہ ماہی کے دوران 14.1 ارب روپے اضافی تموین سے 4 فیصد کا اضافہ ہو گیا، تاہم یہ 2010ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ہونے والی 4.3 فیصد نمو سے کم ہی رہی۔ اس کے نتیجے میں غیر ادا شدہ قرضوں کے احاطے کا جو تناسب (تموین بلحاظ غیر ادا شدہ قرضے) 71.1 فیصد تھا وہ چوتھی سہ ماہی میں گر کر 66.7 فیصد رہ گیا (شکل 2.1.3)۔ اس سے بینکاری نظام کا تناسب نقص سرمایہ (خالص غیر ادا شدہ قرضے اور سرمائے کا باہمی تناسب) 21.8 فیصد سے بڑھ کر 26.1 فیصد ہو گیا۔ سہ ماہی کے دوران غیر ادا شدہ قرضوں میں مستحکم اضافی ہی احاطے کا تناسب گرنے اور نقص سرمایہ بڑھنے کا اصل سبب ہے، اس کے ساتھ ساتھ قیمت فروخت لازم کے فوائد کی بنا پر کم تموین بھی اس میں کا فرماری۔<sup>11</sup>

<sup>11</sup> بی ایس ڈی سرکل نمبر 10 برائے 2009ء اور نوٹر بہ 30 ستمبر 2009ء کے تحت، غیر ادا شدہ قرضوں کے عوض بطور ضمانت رکھے گئے وعدہ شدہ اثاثہ اور رہن پر، بینک قیمت فروخت لازم کا تین سال کے لیے فائدہ لے سکتے ہیں، تموین کے تخمینے کی ضروریات کے لیے جس کا شمار درجہ بندی کی تاریخ سے ہوگا۔ مزید برآں، اگر قرضے کی ضمانت حکومت نے دی ہے تو اثاثہ بینک اضافی رعایت دیتا ہے جس کی جزوی وضاحت محدود تموین سے بھی ہوسکتی ہے۔

شکل 2.1.3: غیر ادا شدہ قرضوں پر تموین



شکل 2.1.4: سرمایہ کاریاں اور قرضے



جدول 2.1.3: قرضوں اور غیر ادا شدہ قرضوں کی شعبہ وار تقسیم (رقم ارب روپے میں)

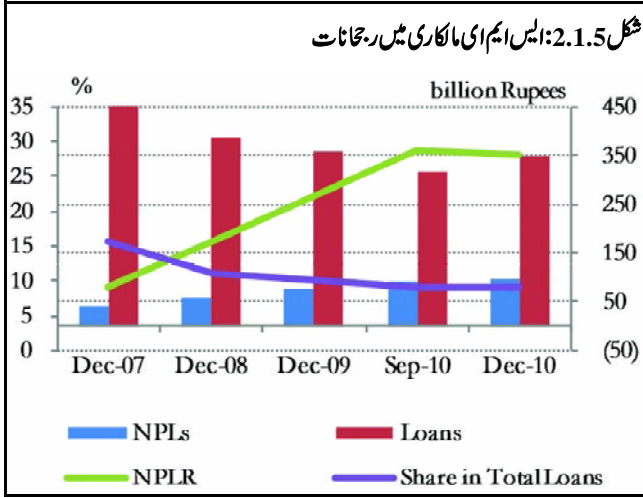
شعبہ	غیر ادا شدہ قرضے		قرضے	
	رقم	فیصد حصہ	رقم	فیصد حصہ
زرعی کاروباری	14.5	2.6	220.9	5.9
گاڑیاں/ذرائع نقل و حمل	11	2	47.7	1.3
سینٹ	17.6	3.2	95	2.6
کیمیکل اور ادویات	11.4	2.1	143.4	3.9
ایئر کانس	23.7	4.3	61.6	1.7
مالی	7.9	1.4	41.5	1.1
انفرادی	71.8	13.1	446.1	12
بیمہ	0	0	1.5	0
دیگر	188	34.3	1504.6	40.5
بجلی کی پیداوار اور ترسیل	13.3	2.4	350.4	9.4
جوڑے اور چڑے کے لہوسات	2.9	0.5	22.9	0.6
شکر	14.2	2.6	73.6	2
ٹیکسٹائل	171.5	31.3	705.2	19

### بینکوں کا خطرات سے گریز بڑھ رہا ہے

دشوار اقتصادی صورتحال اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی بنا پر بینک پر خطرات گہری سے گریزاں ہیں۔ ایسے آزمائشی دور میں حکومت کی بے جا بے تحاشہ مداخلت اور گہری کمرشل بینکوں کے لیے اچھا شگون ہے جس کی بنا پر وہ بڑی تعداد میں اپنی قوم خطرات سے پاک تمسکات میں رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح بینکوں کے قرض گہری جزدانوں سے خاصا محتاط رویہ جھلک رہا ہے۔ مثال کے طور پر سرکاری وثیقہ جات میں سرمایہ کاری میں 18.3 فیصد کی مستحکم نمونہ پائی گئی جبکہ نجی شعبے کو دیے گئے قرضوں میں نمونہ 9.6 فیصد رہی۔ اسی طرح سرمایہ کاریوں کا مجموعی اثاثوں میں تناسب 2008ء سے مسلسل بڑھ رہا ہے جبکہ قرضوں کے تناسب میں منطقی کمی آئی ہے (شکل 2.1.4)۔ سہ ماہی کے دوران سرکاری شعبے کی قرض گہری اگرچہ اجناسی مالکاری کی ادائیگی کی بنا پر گہری ہے، بینکوں نے نسبتاً پر خطرات قرض گہری کی طرف جانے کے بجائے اضافی سیالیت برقرار رکھنا پسند کیا ہے۔

نجی شعبے میں کارپوریٹ سیکٹر کو قرضے کی فراہمی میں مستحکم نمونہ ہوئی۔ یہ سیکٹر بجلی کی قلت اور اقتصادی دباؤ جیسے غیر متوقع دھچکے برداشت کرنے کی زیادہ سکت رکھتا ہے چنانچہ اس کا ٹیکیشن تناسب نسبتاً کم رہا۔ دسمبر 10 تک بینکوں کے قرضہ جاتی جزدان میں کارپوریٹ سیکٹر کا حصہ 63 فیصد ہونے کے باوجود اس کا ٹیکیشن تناسب 15.4 فیصد جبکہ ایس ایم ای اداروں کا ٹیکیشن تناسب 28 فیصد تھا۔ تاہم چونکہ کارپوریٹ سیکٹر کو دیے گئے قرضوں کا حجم خاصا زیادہ ہے اس لیے اثاثوں کے معیار میں معمولی سی خرابی بھی بینکوں کے منافع پر شدت سے اثر انداز ہوگی۔

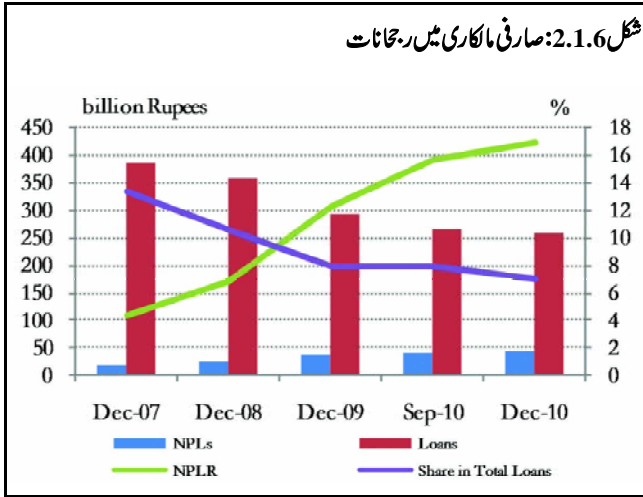
چوتھی سہ ماہی کے دوران قرضوں اور غیر ادا شدہ قرضوں کی شعبہ وار تفصیل (جدول 2.1.3) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بینک قرضے حسب معمول ٹیکسٹائل شعبے نے سب سے زیادہ استعمال کیے اس کی وجہ خام مال کے بڑھتے ہوئے نرخوں کے سبب جاری سرمائے کی ضروریات تھیں۔ چونکہ ٹیکسٹائل شعبے ہی نے بینکوں سے زائد حجم کے قرضے لیے چنانچہ 31.3 فیصد غیر ادا شدہ قرضے بھی اسی شعبے میں پائے گئے۔ سہ ماہی کے دوران ایندھن کے نرخ اور خام مال کی لاگت بڑھنے کے سبب بجلی کے شعبے نے بھی زائد قرضے لیے۔ مزید برآں، خدشات سے کم سیلابی اثرات اور خام مال کے بلند نرخوں کے دنوں میں مالکاری کی موسمی ضروریات کے نتیجے میں زرعی کاروبار کے قرضوں کا حصہ 4.7 فیصد سے سال بسال بڑھ کر 5.9 فیصد ہو گیا۔



## ایس ایم ای اداروں اور صارفین کو قرضوں کی

### فراہمی محتاط رہی

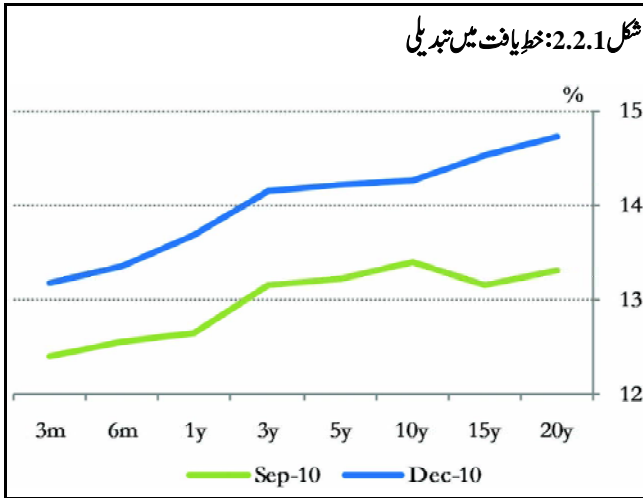
ایس ایم ای اداروں کو قرضے 2010ء کی ابتدائی تین سہ ماہیوں کے دوران 41 ارب روپے کم ہو گئے تھے جو چوتھی سہ ماہی میں 29 ارب روپے بڑھ گئے (شکل 2.1.5)۔ ایس ایم ای اداروں کے لیے حالیہ اضافہ سیلاب سے تباہی کے بعد بحالی کے مختلف منصوبوں کی بنا پر ہوا جس میں ایس ایم ای اور زراعت سے وابستہ چھوٹی صنعتوں کو قرضے دیے گئے۔ مزید برآں، سیلاب سے متاثرہ ایس ایم ای اداروں کے واجب الادا قرضوں کو ری اسٹرکچر اور ری شیڈول کرنے کی تمویلی شرائط میں بینکوں کو رعایت دی گئی۔



تاہم گذشتہ چند سال کے دوران ایس ایم ای اداروں کو قرض گاری میں مسلسل کمی کے ساتھ ساتھ بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان میں ان کا حصہ کم ہوا ہے جس کی اہم وجہ بڑھتی ہوئی سودی لاگت اور بجلی کی قلت ہے۔ ایس ایم ای میں بینکوں کی دلچسپی گھٹ رہی ہے اور اس کا بنیادی سبب ان اداروں کا بلنڈرنفیکشن ریٹ ہے جو دسمبر 2007ء کی شرح 9.2 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2010ء میں 28 فیصد تک جا پہنچا ہے۔ تاہم بلنڈرنفیکشن ریٹ بڑھنے کا جزوی سبب یہ ہے کہ ایس ایم ای اداروں کو دیے گئے قرضوں کی رقم کم ہو رہی ہے۔

اسی طرح صارفی ماکاری بھی متواتر گر رہی ہے کیونکہ غیر ادا شدہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ یہاں جو انفیکشن تناسب دسمبر 2007ء میں

4.4 فیصد تھا وہ دسمبر 2010ء میں 16.9 فیصد ہو گیا چنانچہ صارفین کو قرضے دینے میں بینکوں کی دلچسپی ماند پڑ گئی (شکل 2.1.6)۔



## 2.2 منڈی اور سیالیت کا خطرہ

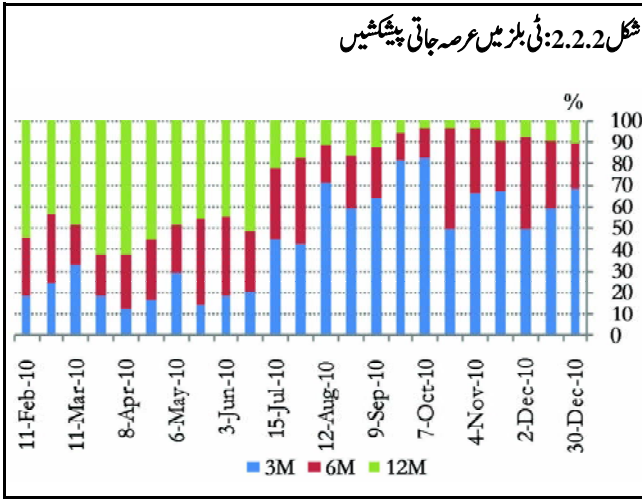
### ٹی بل نیلامیوں سے قلیل میعاد کی تمسکات میں

#### بینکوں کی دلچسپی ظاہر ہوتی ہے

اسٹیٹ بینک سے حکومت کی بے محابہ قرض گیری سے بڑھنے والے گرانٹی کے دباؤ پر قابو پانے کی غرض سے سہ ماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس کا دو بار یعنی مجموعی طور پر 100 بی پی ایس کا اضافہ کیا گیا۔<sup>12</sup> چنانچہ طویل مدتی تمسکات میں زیادہ اضافے کے ساتھ خطیافت اور چلا گیا (شکل 2.2.1)۔ خصوصاً تین ماہ، ایک سال اور دس سال عرصیتوں کی پی کے آر دی شرحیں سہ ماہی کے دوران بالترتیب 78، 103 اور 85 بی پی ایس درجے بڑھ گئیں۔

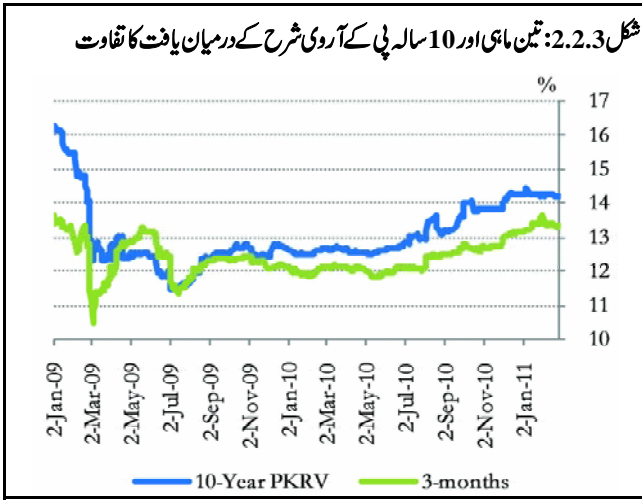
<sup>12</sup> اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 29 ستمبر 2010ء کو 50 بی پی ایس بڑھا یا اور 30 نومبر 2010ء کو مزید 50 بی پی ایس کا اضافہ کر دیا۔

شکل 2.2.2: ٹی بلز میں عرصہ جاتی پیشکشیں



ایک ایسے منظر نامے میں جہاں شرح سود بڑھنے کے امکانات ہوں بینک قلیل مدتی عرصیتوں میں اپنی رقوم متحد کر لینے پر زیادہ آمادہ معلوم ہوتے ہیں۔ بینکوں کی بلند گرانٹی اور بلند شرح سود کی توقعات بولی کے رجحانات سے ظاہر ہیں جو ٹی بل کی نیلا میوں میں دی گئیں کیونکہ بارہ ماہی ٹی بل کی بولیاں نمایاں طور پر گر گئیں جبکہ تین ماہی ٹی بل کی بولیوں میں اضافہ ہوا (شکل 2.2.2)۔ بینک اگرچہ طویل مدتی تسکات (پی آئی پی) کے لیے بھی بولیاں دے رہے تھے لیکن حکومت نے انہیں چوتھی سہ ماہی کے دوران جزوی طور پر قبول کیا۔

شکل 2.2.3: تین ماہی اور 10 سالہ پی کے آروی شرح کے درمیان یافت کا تفاوت

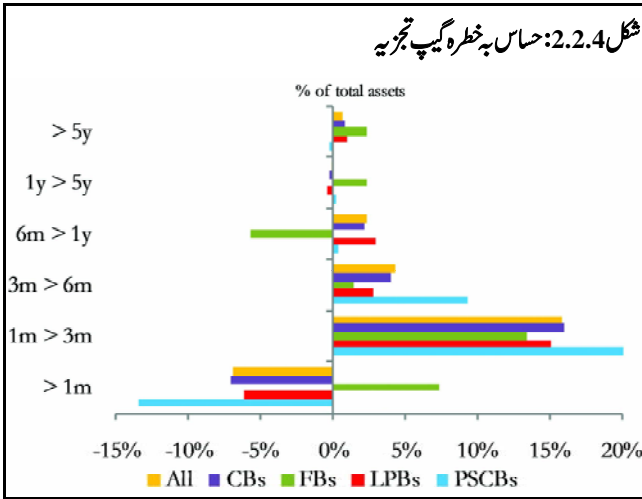


دس سال عرصیت کی طویل مدتی علامتی شرح اور تین ماہ عرصیت کی قلیل مدتی شرح کی یافت کے مابین تفاوت اگرچہ اب تک مثبت ہے تاہم سہ ماہی کے دوران اس میں کمی کا رجحان دیکھا گیا (شکل 2.2.3)۔ تفاوت میں اس تخفیف نے لانگ ٹرم پوزیشن اختیار کرنے میں منڈی کے ارکان کی دلچسپی کم کر دی ہے جس سے اس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ بینک قلیل مدتی تسکات میں کیوں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔

#### رپورٹنگ کے مروجہ ضوابط سے قلیل عرصیتوں کا فرق منفی بن گیا ہے۔۔۔

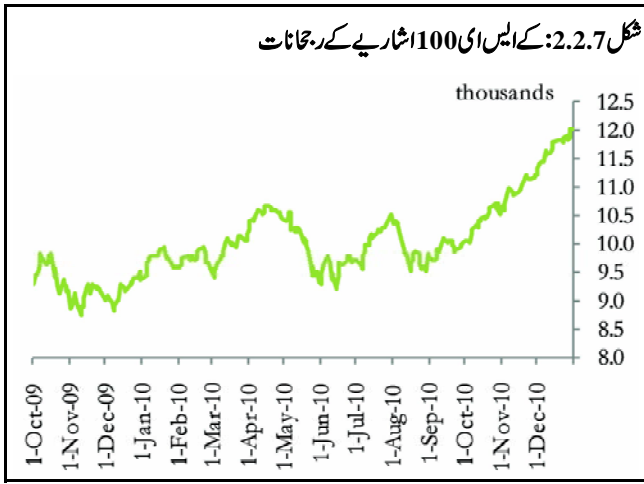
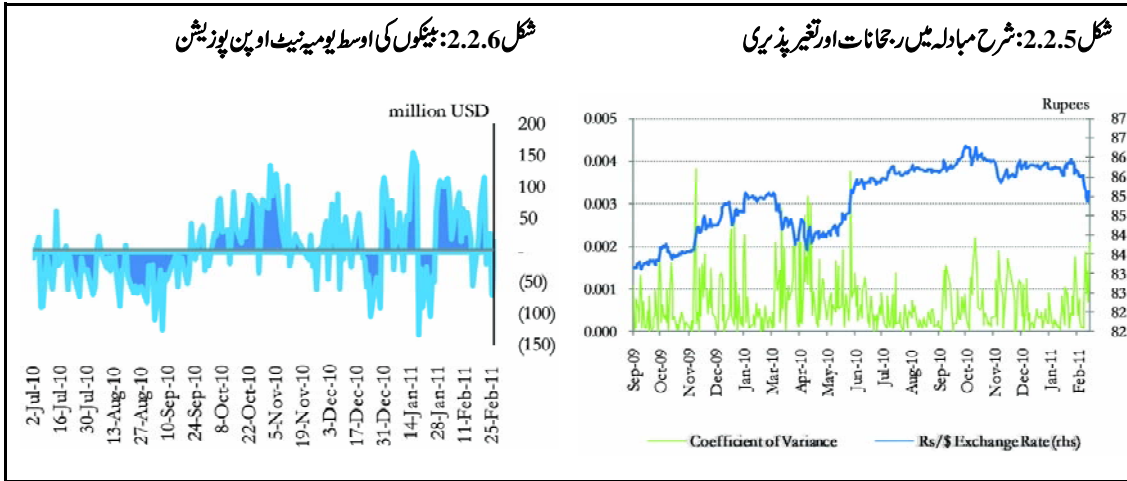
قلیل مدتی عرصیتوں میں ایک ماہ سے کم عرصیتوں کے گروپ کا (حساس یہ خطرہ اثاثوں اور واجبات کے مابین) فرق مستحکم طور پر منفی رہنے کے سابقہ رجحان کا حامل ہے۔ بینکوں کا عام رویہ یہی ہے کہ وہ اپنی بیشتر نان کنٹریکچرل امانتیں (جاری اور بچت امانتیں) قلیل مدتی بکٹ (bucket) میں رکھتے ہیں جس سے ان گروپوں میں واجبات خاصے بڑھ جاتے ہیں اور نتیجتاً عرصیتوں کا فرق منفی ہو جاتا ہے (شکل 2.2.4)۔ یہ امر پی ایس بی کی تین ماہی عرصیتوں کے فرق سے واضح ہے جو کہ ان کی نان کنٹریکچرل امانتوں کی بھاری رقم کے قلیل مدتی بکٹ میں رکھے جانے سے نمایاں طور پر زائد ہے، جبکہ طویل مدتی عرصیتوں کے معاملے میں فرق عموماً مثبت رہا۔ اس مسئلے سے نمٹنے اور عرصیتوں کے فرق کی رپورٹنگ بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے نئی ہدایات جاری کی ہیں جن کے تحت بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ہدف اور سسٹمک

شکل 2.2.4: حساس بہ خطرہ گپ تجزیہ



بہتہو رل اسٹڈی کی بنیاد پر متوقع عرصیتوں کے لحاظ سے اپنی نان کنٹریکچرل عرصیتیں رپورٹ کریں۔<sup>13</sup>

<sup>13</sup> دیکھنے پی ایس ڈی سرکل نمبر 3 ہر اے 2011ء۔



**جاری حسابات میں بحالی سے شرح مبادلہ بہتر بنانے میں مدد ملی**

2010ء کی چوتھی سہ ماہی میں جاری حسابات میں 613 ملین ڈالر کی فاضل رقم آئی، 2005ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد پہلی بار ایسا ہوا ہے۔ جاری حسابات میں عمدہ بحالی کا بنیادی سبب برآمدات میں طاقتور نمو اور مستحکم تر سیلے ہیں۔ اس سے شرح مبادلہ پر دباؤ کم ہوا کیونکہ سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی شرح بتدریج 57 پیسے بڑھ کر 85.7 روپے تک آگئی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں 82 پیسے کی واقع ہوئی تھی (شکل 2.2.5)۔

بھاری قوم کی آمد سے بینکاری نظام کو مجموعی لانگ پوزیشن برقرار رکھنے میں مدد ملی جبکہ ستمبر 10ء میں شارٹ پوزیشن تھی۔ مزید یہ کہ عالمی منڈی میں ایشیا کی قیمتیں خصوصاً خام تیل کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے بینکوں کو امید ہے کہ مستقبل میں تیل کی درآمدی ادائیگیوں کے لیے ڈالر کی طلب بڑھے گی<sup>14</sup> (شکل 2.2.6)۔ زرمبادلہ میں لانگ پوزیشن رہنے کا یہ رجحان 11ء کے ابتدائی دو ماہ تک رہے گا۔

**ایکویٹی منڈی میں تیزی---**

اشٹاک مارکیٹ میں بیرونی رقوم کی مسلسل آمد کے ساتھ کارپوریٹ آمدنی بہتر ہونے کی اطلاعات سے ایکویٹی منڈی کو خاصا فائدہ ہوا ہے۔ مزید برآں 2010ء کی چوتھی سہ ماہی میں لیورا جیہ مصنوعات (مارجن ٹریڈنگ سسٹم) کے متوقع آغاز سے بھی کے ایس ای 100 اشاریہ میں 20.1 فیصد اضافہ ہوا (شکل 2.2.7)۔ چوتھی سہ ماہی میں تیزی کے رجحان کے باعث بینکوں کو ایکویٹی کی باز قدر پیمائی میں 5.4 ارب روپے کی خالص فاضل رقم حاصل ہوئی جبکہ ستمبر 10ء کی سہ ماہی میں 19.3 ملین روپے حاصل ہوئے تھے۔

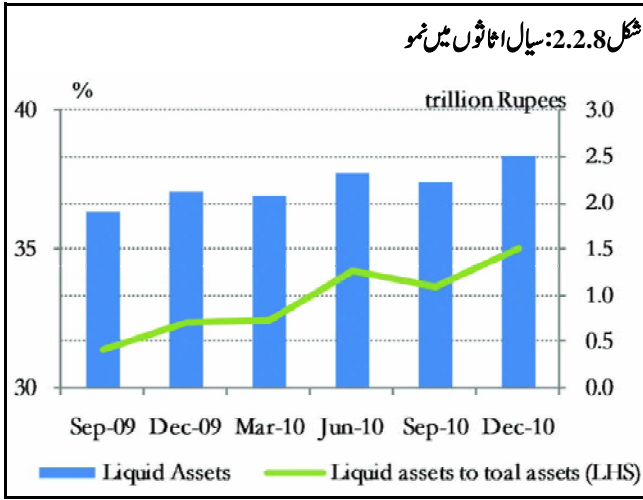
**جدول 2.2.1: بینکوں کی حصص میں سرمایہ کاری**

ارب روپے

دسمبر 10ء		ستمبر 10ء		جولن 10ء	
رقم	سرمائے کا فیصد	رقم	سرمائے کا فیصد	رقم	سرمائے کا فیصد
45.9	11.7	42.2	11.2	41.1	11.3
9.3	7.9	10.4	9.2	11.7	10.4
27.2	27.3	21.1	23.5	20.4	17.3
2.9	6	1.8	4.8	2.1	5.4
85.3	12.9	75.62	12.23	75.3	11.9
0.1	0.2	0.1	0.2	0.1	0.2
85.4	12.3	75.68	11.55	75.4	11.3
87.1	12.5	77.2	11.8	76.8	11.5

19.3 ملین روپے

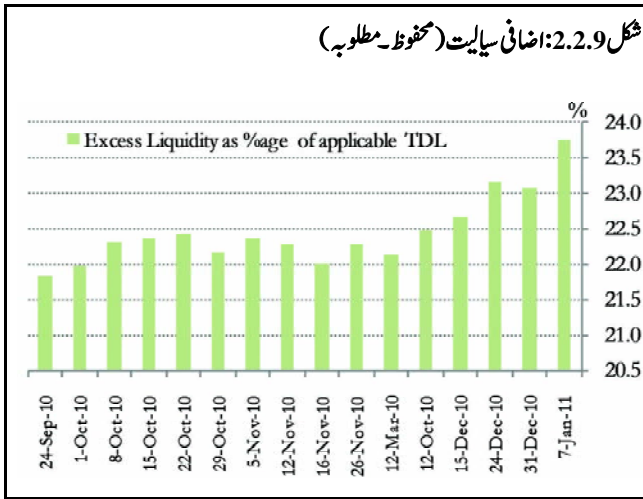
<sup>14</sup> حالیہ برسوں میں کل درآمدی بلوں میں تیل کی درآمدات تقریباً 28 فیصد ہیں۔



### --- کیونکہ بینکوں کے اکتشاف میں معمولی

#### اضافہ ہوا

اسٹاکس میں بلند منافع کی امید کے باعث ایکویٹی منڈی میں بینکوں کی سرمایہ کاری 12.9 فیصد بڑھ گئی۔ تیسری سہ ماہی میں ان کا حصہ بلحاظ بینک سرمایہ 11.8 فیصد سے بڑھ کر چوتھی سہ ماہی میں 12.5 فیصد ہو گیا۔ زری لحاظ سے چھوٹے اور متوسط حجم کے بینکوں (اثاثوں کے لحاظ سے درجہ بندی 11 تا 29) کی سرمایہ کاری میں اضافہ زیادہ نمایاں رہا جبکہ تخصیصی اور 10 سرفہرست بینکوں کے ایکویٹی سرمایہ کاری اور بینک کے سرمائے کے تناسب میں کمی آئی ہے (جدول 2.2.1)۔



### بلند سرمایہ کاری سے سیالیت کے اظہاریوں کو

#### تقویت ملی۔۔۔

زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بینکوں کی سیالیت کی پوزیشن کافی حد تک بہتر رہی کیونکہ بینک مسلسل سیالیت کے اضافی ذخائر رکھتے رہے۔ خصوصاً سہ ماہی کے دوران سیالیت کے اثاثوں میں 12.2 فیصد نموریکارڈ کی گئی (سال بسال نموریکارڈ 18.4 فیصد)۔

مسلسل سخت زری پالیسی موقف اور حکومتی قرض گیری میں اضافے کے ساتھ ساتھ خطرہ قرض بڑھنے سے بینکوں کی زیادہ تر قوم بے خطر قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں گئیں جس کے سبب ستمبر 2010ء میں مجموعی سرمایہ کاری میں حکومتی تمسکات کا حصہ 70.4 فیصد سے

بڑھ کر دسمبر 2010ء میں 72.9 فیصد ہو گیا جس سے کل اثاثوں میں سیالیت کے اثاثوں کا حصہ بڑھ گیا (شکل 2.2.8)۔

نتیجتاً اضافی سیالیت (مطلوبہ منفی بینکوں کی تحویل میں) میں اضافے کے رجحان میں تسلسل رہا (شکل 2.2.9)۔ منڈی میں سیالیت کے موثر ہونے کا ایک اور اظہاریہ خالص ادخال میں مسلسل کمی کارہجان تھا۔ درحقیقت سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک نے 286 ارب روپے کا خالص انجذاب کیا تاکہ رسد زر کو مجموعی پالیسی اقدامات سے ہم آہنگ رکھا جائے اس کے برعکس 2010ء کی تیسری سہ ماہی میں 420 ارب روپے کا خالص ادخال ہوا۔